نقشِ آغاز

نئی حکومت، نیا نظام
ملک کے نظریاتی اساس کا تحفظ یا کامل انہدام

انتخابات کے نتیجہ میں نئی حکومت بن چکی ہے اور مومنٹ جمہوریت برسرِ اقتدار ہے، اس کی سیاسی حریف قوت مسلم لیگ کو حزبِ اختلاف کا مسند ملا، قوم نے وزیراعظم کے انتخاب کے روز دونوں رہنماؤں کی تقریریں سنیں ایک نظریاتی ملک کے دونوں سیاسی قائدین کے خطاب میں سب کچھ تھا مگر ملک کی نظریاتی اساس کے تحفظ اور تنفیذ کی بات نہ تھی پہلے جو "ریا" کے لیے کچھ دینِ اسلام کے نفاذ کی بات کردی جاتی تھی گو عمل منافقانہ تھا اب وہ بھی ختم ہو گیا خیر سے دونوں قوتیں نڈر ہو کر دینِ اسلام کے خلاف میدانِ عمل میں سب کچھ کر گزرنے کے لیے میدانِ عمل میں آگئی ہیں ع اگرچہ پیر ہے مومن، جواں ہیں لات و منات

ملک کے یہ شب و روز کیوں؟ اور نوبت بایں رسید، ولے؟ اگر آپ پاکستان کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو چند حقائق واضح ہو کر سامنے آجاتے ہیں۔

موجودہ سیاسی قیادت سمیت ملک کے حکمرانوں کو ابتدائے روز سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نظریاتی اساس سے قطعاً کوئی وابستگی نہیں رہی وہ اس چیز سے قطعاً لاتعلق رہے کہ انہوں نے ملک کے نظریاتی اساس کے خلاف کام کرنے والوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔

انہیں اس سے بھی کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے کہ ان کا یہ منافقانہ اور نظریاتی اساس کے خلاف باغیانہ طرزِ عمل ملک کو کس سطح تک پہنچا سکتا ہے اور اسے کن خطرات میں مبتلا کر سکتا ہے۔

ان کی بنیادی بلکہ تمام ذمہ داریاں قدم قدم پہ ان عناصر کے لیے وقف رہیں جو پاکستان کو اس کے اسلامی مستقبل سے دور ہٹانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔

مروجہ نظامِ حکومت نے ملک پر جو لعنت مسلط کی وہ موجودہ سرمایہ دارانہ نظام ہے اسی فرسودہ نظام کے صدقے سرمایہ داری نے وہ عروج حاصل کیا کہ رفتہ رفتہ ملک کی دولت سمٹتے سمٹتے چند خاندانوں کے ہاتھ میں آگئی حکمرانوں اور بے دین سیاست دانوں نے ایسی ایسی پالیسیاں اور ایسے ایسے طریقے اختیار کئے کہ

مسلمانوں کا بنیادی عقائد اور پرسنل لا تک محفوظ نہ رہا۔
دوسری طرف عام لوگوں پر زندگی کا دائرہ روز بروز تنگ ہوتا چلا گیا غریب، غریب سے غریب تر اور امیر، امیر سے امیر تر ہوتا چلا گیا۔ کرپشن، بدعنوانیاں اور بد دیانتی انتہاء کو پہنچ گئی۔
پورے ملک میں باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ بد اخلاقی کا طوفان برپا کر دیا گیا اور ثقافت کے نام پر سرکاری سرپرستی میں بے حیائی کو فروغ دیا جانے لگا۔
لوگوں میں ہوسِ زر پیدا کی گئی کہ حلال اور حرام کی تمیز کے بغیر جس جس راستے سے دولت حاصل کی جا سکتی ہے حاصل کی جائے پرانی جاگیر داریوں پر نئی جاگیرداریوں کے اضافے کئے گئے۔
اپنے ذاتی مفاد پر پورے ملک کے مفاد کو قربان کر دینے میں کوئی تامل نہیں کیا گیا۔
اسی فرسودہ نظام اور متعفن سیاست نے قیادت کا خلا پیدا کرنے میں کوئی کمی نہیں کی اور اب جو قوم کو قیادت ملی ہے وہ بھی اسی تہذیب کا انڈہ ہے۔
نئی نسل کو جدید مغربی تعلیم، جدید مادر پدر آزاد اخلاقی اقدار، بے حیائی، عریانی اور وی سی آر کی لعنت میں مبتلا کر کے انہیں اس قدر مدہوش کر دیا گیا کہ ان کے اذہان وقلوب سے اسلامی شعور اور جذبہ جہاد کے نقوش محو ہو گئے ہیں اب وہ کسی شاطر کا آلہ کار تو بن سکتے ہیں مگر اسلامی انقلاب کا مجاہد سپاہی نہیں۔
اس کے ساتھ ساتھ ملک کے اندر جو لوگ بھی کبھی قوم کو متبادل دینی قیادت، نظریاتی اساس کا تحفظ کرنے والے رہنما متبادل قیادت کے طور پر فراہم کر سکتے تھے ان سب کو باہمی خلفشار، ناچاکی اور اختلافات میں الجھانے اور بدنام کرنے میں دن رات پروپیگنڈا کیا گیا مقصد یہ تھا کہ پوری قوم اپنی قسمت کو صرف ان افراد اور سیاسی قوتوں سے وابستہ رکھے جو مغربی استعمار کی آلہ کار ہیں اور اس کے سوا پورے ملک میں کوئی اور معاملات کو سنبھالنے والا دکھائی نہ دے۔

الناس علی دین ملوکھم کے فطری اصول کے پیش نظر، عوام میں دینی شعور کے فقدان جذبہ جہاد دین اسلام کے لیے قربانی وجاں سپاری کے جذبات کی سرد مہری لازمی تھی نتائج بھی وہی سامنے آرہے ہیں جس کا ہم گذشتہ چھیالیس سال سے بیج بوتے رہے ہیں۔
چور نے لوٹنے اور یلغار کرنے سے قبل اسلام کو ظالمانہ وحشیانہ قوانین اور سودی نظام کے تحفظ کے اقدامات سے گھر میں پتھر پھینکے۔ جب دیکھا گھر کا مالک سویا ہوا ہے تو اس نے نہ صرف یہ کہ سامان لوٹا بلکہ اب پوری عمارت کو سے دھڑام گرانے اور نئی عمارت بنانے کی منصوبہ بندی بھی کر لی ہے۔

مگر اس سے قومی زعماء، بہی خواہاں ملت اور دین اسلام کے سپاہیوں کو یاس و قنوط کی کیفیت اپنے اوپر ہرگز نہیں طاری کرنی چاہیئے مغربی قوتوں اور لادینی عناصر کا یہ پروپیگنڈہ ہرگز صحیح نہیں کہ قوم نے دینی قوتوں کو مسترد کر دیا ہے دراصل جو کچھ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ عام معاشرہ بالخصوص نئی پود کے غالب حصہ کو گزشتہ چھیالیس سال میں مسلسل بے دین حکمرانوں، فرسودہ نظام حکومت، لادینی سیاست اور مغربی نظام تعلیم اور مسلسل شدید گمراہ کن تحریکوں نے خراب کیا ہے مگر خدا کے فضل سے اسی خاکستر میں ایسی چنگاریاں بھی موجود ہیں جو اسی فرسودہ عمارت کے تمام ملبے کو جلا کر خاک کا ڈھیر بنا سکتی ہیں نئی پود ہی کا بڑا اچھا عنصر ایسا موجود ہے جس کے ذریعہ سے اسی خراب عنصر کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

حق کے متعلق یہ بات خوب ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ وہ بجائے خود حق ہے حق ایک ایسی مستقل اقدار کا نام ہے جو سراسر صحیح اور صادق ہیں اگر تمام دنیا اس سے منحرف ہو جائے تب بھی وہ حق ہے کیوں کہ اس کا حق ہونا اس شرط کے ساتھ ہرگز مشروط نہیں ہے کہ دنیا بھی اس کو مان لے۔

دنیا کا اقرار یا انکار سرے سے حق و باطل کے فیصلے کا معیار ہی نہیں ہے اگر دنیا حق کو نہیں مانتی تو حق ناکام نہیں ہے بلکہ ناکام وہ دنیا ہے جس نے اس کو ماننے یا اپنانے سے انکار کر دیا ہے ——— البتہ مصائب حق پر نہیں، اہل حق پر آتے رہتے ہیں لیکن جو لوگ سوچ سمجھ کر کامل قلبی اطمینان اور شرح صدر کے ساتھ یہ فیصلہ کر چکے ہوں کہ انہیں بہر حال حق ہی پر قائم رہنا اور اسی کا بول بالا کرنے کے لیے اپنا سارا سرمایۂ حیات لگا دینا ہے وہ مصائب میں تو مبتلا ضرور ہو سکتے ہیں لیکن "ناکام" نہیں ہو سکتے ——— احادیث رسول ﷺ اور قرآنی آیات سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بعض انبیاء ایسے گزرے ہیں جنہوں نے ساری عمر دین حق کی طرف دعوت دینے میں کھپا دی مگر ایک آدمی بھی ایمان نہ لایا، کیا ہم انہیں ناکام کہہ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں، ناکام وہ قوم ہوئی جس نے انہیں رد کر دیا اور باطل پرستوں کو اپنا رہنما بنایا۔

اس میں بھی شک نہیں کہ دنیا میں بات وہی چلتی ہے جسے لوگ بالعموم قبول کر لیں وہ بات نہیں چلتی جسے لوگ بالعموم رد کر دیں لیکن لوگوں کا رد و قبول ہرگز حق و باطل کا معیار نہیں ہے لوگوں کی اکثریت اگر اندھیر میں بھٹکنا اور ٹھوکریں کھانا چاہتی ہے تو خوشی سے بھٹکے اور ٹھوکریں کھاتی رہے اہل علم اور اہل دین اور داعیین حق کا کام بہر حال اندھیروں میں چراغ جلانا ہی ہے جو مرتے دم تک وہ جلاتے رہیں گے اہل دین کو بہر حال اس پر خدا کی پناہ لینی چاہیئے کہ وہ بھٹکنے یا بھٹکانے والوں میں شامل ہوں خدا کا یہ احسان کیا کم ہے اس نے انہیں اندھیروں میں چراغ جلانے کی توفیق بخشی اور کیا خبر! کبھی یہ چراغ بھڑک اٹھے اور کفر و ظلمات کے

محلات کو جلا کر خاکستر کر دے ۔

ٹمٹماتے ہوئے مٹی کے دیے پر ہنسو یہ بھڑک کر نہ کہیں آتشِ کاشانہ بنے

کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ ۔

اب جب نئی حکومت، نئے نظام کی بات کرتی ہے تو اہل دین اور رہنمایان ملت کو یہ فکر کرنا چاہیئے کہ موجودہ حکومت کا نیا نظام کہیں ملک کے نظریاتی اساس کے کامل انہدام کی آخری سازش تو نہیں، ؟ اور موجودہ حالات میں وہ اس کے تدارک اور دفاع میں اپنا موثر کردار ادا کرنے میں کیا رول اپنا سکتے ہیں ؟

گوئے توفیق وسعادت درمیاں افگندہ ہے
کس بمیداں در نمی آید سواراں راچہ شد

(عبدالقیوم حقانی)

سلسلۂ مطبوعات مؤتمر المصنفین (۳۹)

اقتدار کے ایوانوں میں شریعت بل کا معرکہ

مولانا سمیع الحق

ملک کی تاریخ میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب، ایوان بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظام اسلام کی جنگ، آغاز، رفتار کار، صبر آزما مراحل کی لمحہ بہ لمحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی، عورت کی حکمرانی، جہاد افغانستان اور اہم قومی و ملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے۔

مؤتمر المصنفین

دارالعلوم حقانیہ ○ اکوڑہ خٹک ○ نوشہرہ
سرحد (پاکستان)